مطبوعات

تاریخِ تصوف از پروفیسر یوسف سلیم چشتی - شائع کردہ : علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف لاہور

صفحات : ۵۲۲ ، طباعت ٹائپ ، جلد خوشنما ، قیمت : -/۶۰ روپے

یہ کتاب ۱۹۷۶ء کی شائع شدہ ہے - ۶، ۵ سال بعد جب کہ ایڈیشن فروخت ہو چکا ، ایک حلقے نے اس کتاب کے حوالے سے جناب محمد یوسف گورایہ ڈائریکٹر علماء اکیڈمی کو اُن کے منصب سے ہٹوانے اور اپنے فرقے کا آدمی مقرر کرانے کے لیے آواز اٹھائی ہے - معترضین کا کہنا ہے کہ اس کتاب میں صوفیائے کرام کی توہین کی گئی - یہ توہین کا ہتھیار بھی خوب ہے ، کسی کے خلاف توہینِ انبیاء کا الزام ، کسی کو توہینِ صحابہ کا طعنہ اور کسی پر توہینِ صوفیا کی زد - کیا عجیب سلسلہ ہے - سیدھے طریقے سے نقد و اختلاف کے بجائے " توہین " کا جذباتی نعرہ لگانا اور پھر کتاب کی ضبطی کے ساتھ ناشرِ کتاب (مصنف نہیں) کو اس کے منصب کے عہدے سے برطرف کرانے کا مطالبہ اٹھانا بہت ہی ٹیڑھا انداز معاملہ ہے ، جو ایک تحقیقی کتاب کے ساتھ کیا جا رہا ہے -

یہ کتاب ایک ایسی معروف دینی شخصیت یعنی پروفیسر یوسف سلیم چشتی کی لکھی ہوئی ہے جس کا کام کبھی بھی نہ فرقہ سازی رہا ہے اور نہ فتنہ طرازی - اس کا اقبال اور رومی سے شغف معروفِ عام ہے - اشاعت سے پہلے اِس کتاب کا جائزہ مولانا محمد بخش مسلم نے لیا ہے جو معترضین کے قریبی آدمی ہیں - کتاب کا مزاج تحقیقی ہے اور اس کا ماحصل تقابلی ہے - ہندی اور یونانی تصوّف کو ایک طرف اجمالاً واضح کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے تصوف کو دوسری طرف قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے - ائمۂ تصوف کے طرزِ فکر اور اُن کی لکھی ہوئی امہات الکتب کے مضامین و مطالب

کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔ پھر ہمارے ہاں تصوف کے دائرے میں جو غیر اسلامی عناصر گھسے ہیں، ان کے مقابلے میں اکابر صوفیہ کے افکار ہی کی مدد سے واضح کیا گیا ہے کہ صحیح اسلامی تصوف کیا ہے۔ بالعموم ائمہ صوفیہ اور اکابر عارفین نے اسلامی تصوف کو اسلامی شریعت کے دائرے کے اندر رکھا ہے۔ خصوصیت سے اس کتاب کی فصل ششم میں طاؤس الفقراء ابونصر السراج (متوفی ۳۷۸ھ) کی کتاب اللمع کا جو خلاصہ دیا گیا ہے۔ اس سے شریعت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ سالکین کن مراحل و کیفیات یا تجربات و تصورات کے پیش آنے پر کیسے کیسے مغالطوں میں پڑ جاتے ہیں۔ خصوصاً مذکورہ کتاب کے باب ۱۳۶ سے باب ۱۵۲ تک کی تلخیصات بڑی اہم ہیں۔ بہر حال مؤلف نے نہ کوئی کلمہ کفر کہا ہے، نہ دانستہ کوئی شر انگیزی کی ہے۔

اس کتاب سے کسی کو اختلاف ہو تو وہ تحقیقی بنیاد پر اختلاف ضرور کرے، مگر تحقیقی کتابوں کو فرقوں کے نقطۂ نظر سے جانچنا اور اختلاف نظر آئے تو کتاب کو خلاف قانون قرار دلانے کے لیے ایجی ٹیشن شروع کر دینا۔ اور پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر ایک سرکاری ادارے کے سربراہ کو کتاب کا ناشر ہونے کے جرم میں برطرف کرانے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسے ماڈرن خواتین نے الھدٰی پروگرام کو بند کرانے کے لیے ایجی ٹیشن کیا۔ فرقہ وارانہ نظریات کی لے اتنی نہ بڑھ جائے کہ علم و ادب اور تاریخ و تحقیق کی پوری سلطنتوں پر ہل چلوا دیا جائے۔ صوفیا اور ان کے پیروؤں اور منبعوں کا راستہ تو انکسار و لجاجت رہا ہے، احتجاج اور مظاہرے اور دھونس جمانا نہیں۔ اگر برہمی ہی دکھانا ہو تو پہلے پرویز صاحب کی کتاب پڑھ لیجیے جو اس کتاب کا رد کرنے کے ساتھ ساتھ سرے سے سلسلۂ تصوف ہی سے ٹکراتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ معاشرے اور حکومت اور محکمۂ اوقاف کا زاویۂ نظر فرقہ وارانہ تموّج سے اتنا غیر معتدل نہیں ہونا چاہیے کہ وہ سرمایۂ علم و تحقیق کو کھلنا جانے والوں کی خوشنودی کے درپے ہو جائیں۔ اگر ضبطی کی کارروائی کرنی ہو تو یہاں طوماروں افکار اشاعت میں آ رہے ہیں، مخالف اسلام نظریات پر لکھا جا رہا ہے، فحش تحریروں اور تصویروں کو فروغ مل رہا ہے مگر ان کا جو لوگ سرسری نوٹس تک نہیں لیتے وہ ایک تحقیقی کتاب کے پیچھے پڑ گئے ہیں، بلکہ اس کتاب کے کندھے پر رائفل رکھ کر ایک ایسے شخص کا شکار کرنا چاہتے ہیں جو ان کے حلقۂ دام فتراک سے باہر رہنے کا مجرم ہے۔

اس بات کا خاصا امکان ہے کہ معترضین کے وفود دربار اعلیٰ تک جا پہنچے ہوں۔
آپ اگر اپنے نقطۂ نظر سے کوئی تحقیقی کتاب (نہ کہ قصہ کہانیاں) اس موضوع پر لا سکتے ہوں تو ضرور لائیے، ورنہ پیری مریدی، تعویذ گنڈے، عرس، قوالی، مزارات کے غسل، چادریں اور پھول چڑھانے کے مشاغل موجود ہیں، جن میں بعض ارباب عہدہ وجاہ بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ عوام کے انبوہ کے انبوہ آپ کے ہاتھ چومنے کو تیار ہیں۔ اور کیا چاہیے! اس کتاب کے مصنف یا ناشر یا اس کے مندرجات کی کیا مجال کہ وہ آپ کے حلقوں میں دم مار سکیں۔
مجھے بھی اس کتاب کے اجزا سے اختلافات ہو سکتے ہیں، مگر میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کے ۳۴ برسوں میں شائع ہونے والی چند توجہ طلب کتب میں سے ایک اہم کتاب یہ ہے اور خصوصاً تصوف کے موضوع پر تقابلی نقطۂ نظر سے ایک قیمتی تحقیق! ایسی چیزوں کی داد اختلاف کرنے والوں کو بھی دینی چاہیے۔ ورنہ کم سے کم ہنگامے اتنے افراز نہیں اٹھانے چاہییں۔
(اخباری اطلاع کے مطابق اس تحریر کے بعد کتاب بھی ضبط ہو گئی اور ڈائریکٹر علما اکیڈمی بھی برطرف کر دیئے گئے۔ اب کوئی کیا کہے!)

ابولہب | از سرکار زینی جادچوی۔ ملنے کا پتہ: اُمدو محل پبلشرز اینڈ سیلرز۔ ۵ سی ۵/۲۴ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸ قیمت: ۱۲/- روپے

یہ کتاب بھی براہ راست تبصرے کے لیے نہیں آئی بلکہ دادو ضلع سندھ سے جناب عبدالکریم صاحب نے بھیجی ہے۔ اور اس کے متعلق استفسار کیا ہے۔
اس کتاب کا ملخص یہ ہے کہ عم رسول اللہ ابولہب بن عبدالمطلب حضورؐ کا حامی و سرپرست رہا، یہ صرف خاندان رسالت کے افراد کو بدنام کرنے والے سازشیوں کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے سورۂ لہب کا مصداق ابولہب بن عبدالمطلب کو قرار دے دیا۔ احادیث اور اخبار و آثار اور علم اسماء الرجال اور تاریخ کے تمام علوم میں سازش نفوذ کر گئی۔